سوال

ات کا (14) ل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ں رمضان اور عید کے موقع پر یہ افسوسناک صورتحال دیکھنے کو ملتی ہے کہ چاند دیکھنے کے مسئلے پر ہمارے درمیان اختلافات رونما ہوجاتے ہیں۔ بسا اوقات یہ اختلافات اتنے شدید ہوتے ہیں کہ ایک ہی شہر کے اندر مسلمان دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک کی آج عید ہوتی ہے تو دوسرا گروہ کل عید مناتا ہے

مسلمانوں کا ہر سال اس طرح اختلاف کرنا قابل مواخذہ نہیں ہے؟ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ مسلم ماہرین فلکیات کی خدمت اور مشوروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چاند نکلنے کی تاریخ کے دن کو طے کرلیا جائے۔ آج سائنس ٹیکنالوجی اس قدر ترقی یافتہ ہوچکی ہے کہ انسان کے قدم نہ صرف یہ کہ چاند تک پہنچ چکے ہیں با

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت صحیح احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان اور عید کی آمد کو تین طریقوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ان طریقوں کے بیان سے قبل اس سلسلے میں پائی جانے والی چند احادیث کو پیش کرتا ہوں:

رمایا:

ن غُبِّيَ عَلَيكُم: فَأَكمِلُوا عِدَّةَ شَعبَانَ ثَلَاثِينَ" (بخاری ومسلم)

زہ رکھو اور اسے دیکھ کر رمضان ختم کرو۔ اگر (بادل کی وجہ سے) چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے پورے تیس دن مکمل کرلو (شعبان کو تیس دنوں کا تسلیم کرکے رمضان کی شروعات کی جائے)''

رمایا:

تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ" (بخاری ومسلم)

رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو۔ اور رمضان نہ ختم کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو، لیکن اگر بدلی ہے تو اندازے اور حساب سے روزے رکھو۔"

ان دونوں صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان اور عید کی آمد کو مندرجہ ذیل تین طریقوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

1۔ چاند دیکھ کر

2۔ شعبان کے پورے تیس دن مکمل کرکے

3۔ اندازے اور حساب کے ذریعے

جہاں تک چاند دیکھنے کا مسئلہ ہے اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ اس معاملے میں دو اور اس سے زائد لوگوں کی گواہی ضروری ہے یا ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک ایک شخص کی گواہی کافی ہے۔ بعض کم از کم دو شخص کی گواہی کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ حنفی مسلک یہ ہے کہ

28 29

چاند کے اثبات کا تیسرا طریقہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے "فاقدروا له" اور جمہور علماء وفقہاء اس جملہ کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں چاند کو تیس دن کا تصور کرلیا جائے گا اور شعبان کے تیس دن مکمل ہونے کے بعد رمضان کی شروعات ہوگی۔ لیکن امام ابوالعباس بن سریج جو ایک

"فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعبَانَ ثَلَاثِينَ"

کے پورے تیس دن مکمل کرلو''

اس حکم کے مخاطب عوام الناس ہیں جب کہ کے مخاطب کچھ خاص لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فلکیات کے اعداد وشمار کا علم رکھتے ہیں اور ان اعداد وشمار کی بنا پر وہ چاند کے طلوع ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کچھ یقینی بات کہہ سکتے ہیں۔ ورنہ ایک عام آدمی جسے فلکیات کا علم نہیں ہے چاند کے طلوع ہو۔

نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ" (بخاری، مسلم)

سی اُمت ہیں جو ناخواندہ ہیں نہ لکھنا جانتے ہیں اور نہ حساب لگانا جانتے ہیں۔''

اللہ علیہ وسلم نے یہ بات چاند کے طلوع کا حساب لگانے کے سلسلے میں فرمائی تھی کہ ہم تو اَن پڑھ لوگ ہیں چاند کے طلوع کا حساب کتاب لگانا کہاں آتا ہے۔ اس بنا پر حنبلی رحمۃ اللہ علیہ مسلک کے ماننے والے کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلمانوں کو اس بات کا مکلف کردیا جائے کہ ہم اعداد وشمار کے ذریعے چاند کے

، کہ اس حدیث سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ اعداد وشمار کے ذریعے چاند کے طلوع کا اندازہ لگانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، غلط ہے۔ اس حدیث میں فقط اتنی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُمت اَن پڑھ ہے۔ یہ

لنا بھی غلط ہے کہ فلکیات کا علم صرف شاذ ونادر ہی لوگ رکھتے ہیں اور وہ بھی صرف بڑے بڑے شہروں میں۔ یہ بات پرانے زمانے میں تو صحیح ہوسکتی تھی لیکن آج کے اس ترقی یافتہ دور میں صحیح نہیں کیونکہ اب علم فلکیات دنیا کی تمام یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

(Satellite) ۔

Satellite)ہے۔

، علماء اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ہمیں علم فلکیات اور اس کی فراہم کردہ معلومات کے چکر میں نہیں پڑنا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور روزہ ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھیں اور عید منائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ علم فلکیا

1۔ یہ بات خلاف عقل ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم کو علم فلکیات کے ذریعہ اور اعداد و شمار کے ذریعہ چاند کی روئیت کا فیصلہ کرنے کا مشورہ دیتے جو ان پڑھ اور ناخواندہ تھی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اعتراف کیا کہ ہم تو ناخواندہ امت ہیں، ہمیں لکھنا اور حساب رکھنا کہاں آتا ہے

2۔ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے "فَاقْدُرُوا لَهُ" کا بھی حکم دیا ہے۔ اس جملہ کا سیدھا سادھا ترجمہ یہ ہے کہ "چاند کا اندازہ کرلو" ظاہر ہے کہ علم فلکیات کے اعداد و شمار بھی تو اندازہ کرنے کا ایک یقینی طریقہ ہے۔

3۔ حدیث میں چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا حکم ہے لیکن اصل مقصد چاند دیکھنا نہیں ہے بلکہ اصل مقصد صحیح وقت پر روزہ رکھنا ہے۔ اس اصل مقصد کے حصول کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کے لحاظ سے ایک آسان طریقہ چاند دیکھنا بتایا ہے۔

لیکن اس حدیث میں اس بات کی ممانعت نہیں ہے کہ ہم دوسرے طریقے اختیار نہیں کر سکتے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں اگر اصل مقصد کے حصول کے لیے دوسرے بہتر طریقے میسر ہیں تو انھیں اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ خاص کر ایسی صورتِ حال میں کہ چاند کا دیکھنا اس دور میں کافی مختلف فیہ

مختصر یہ کہ میں طویل عرصہ سے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا آیا ہوں کہ ہر سال عید اور رمضان کے موقع پر چاند کی وجہ سے ہمارے درمیان جو شدید اختلافات رونما ہوجاتے ہیں بلکہ بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے، یہ کافی افسوس ناک صورت حال ہے اور اسے ختم ہونا چاہیے۔

ہم دیکھنے کے ساتھ ساتھ علم فلکیات، رصد گاہوں اور سیٹلائٹ وغیرہ کی مدد حاصل کریں تو صد فیصد یقین کے ساتھ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ چاند کس شہر میں کس وقت طلوع ہوگا اور اس طرح اس جھگڑے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہم غیر مسلموں کے سامنے اپنے اتحاد و اتفاق کا نمونہ بھی پیش کر سکتے ہیں

اگر سارے ملک میں ایک ساتھ رمضان اور عید منائیں۔ اگر سارے ملک میں ایک ساتھ رمضان اور عید کرنا ممکن نہ ہو سکے تو کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ ایک علاقے کی حد تک رمضان اور عید ایک ساتھ ہو۔ کیونکہ یہ صورتحال نہایت تکلیف دہ ہے کہ ایک ہی علاقہ اور شہر میں دو الگ الگ دنوں میں عید کی نماز

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

ارکانِ اسلام اور عبادات، جلد: 2، صفحہ: 85

محدث فتویٰ